REGD NO. L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۷/۱۲ | ۵ اخاء ۱۳۳۷ ہش | ۵ اکتوبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۲۳۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

"کل دن بھر طبیعت خدا کے فضل سے اچھی رہی۔ لیکن شام کے وقت سیر سے واپسی پر یکدم ضعف کی شکایت ہو گئی۔ گو آج صبح طبیعت پہلے سے بہتر ہے مگر ضعف کا اثر ابھی چل رہا ہے۔"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اگر کشمیر کے مسئلہ کا کوئی فوری حل تلاش نہ کیا گیا تو عالمی امن خطرہ میں پڑ جائیگا

اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندے پرنس علی خان کا انتباہ

نیویارک ۴ اکتوبر۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندے پرنس علی خاں نے کل جنرل اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے اقوام عالم کو خبردار کیا کہ اگر کشمیر کے مسئلہ کا کوئی فوری حل تلاش نہ کیا گیا۔ تو پورے برصغیر کا ہی نہیں۔ بلکہ ساری دنیا کا امن خطرہ میں پڑ جائے گا۔ پرنس علی خان نے بتایا کہ یہ مسئلہ دس سال سے بھی زیادہ عرصہ سے اقوام متحدہ میں پیش ہے۔ اس عالمی ادارے نے کئی مرتبہ اپنے نمائندے بھیجکر اس کو حل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور حفاظتی کونسل نے بارہ سے بھی زیادہ مرتبہ اس کو حل کرنے کے سلسلہ میں قرارداد یں منظور کر کے سفارشات پیش کی ہیں۔ پاکستان ان سب سفارشات کو منظور کرتا رہا ہے۔ اور ہندوستان انہیں مسلسل مسترد کرتا چلا آ رہا ہے۔ گذشتہ مرتبہ روس نے اس پر ویٹو استعمال کر کے اس معاملے کو آگے بڑھنے نہیں دیا۔ اس کی وجہ سے پاکستان میں اقوام متحدہ کے متعلق سخت مایوسی اور بددلی

(باقی دیکھیں ص ۴ پر)

مشرقی پاکستان کی کابینہ میں بھی توسیع کی جائیگی

کراچی میں صوبائی وزیر اعلیٰ عطاء الرحمن خان کا انکشاف

کراچی ۴ اکتوبر۔ مشرقی پاکستان کے وزیر اعلیٰ عطاء الرحمن خان کے ڈھاکہ واپس پہونچنے پر صوبائی کابینہ میں توسیع کی جائے گی۔ وہ آجکل کراچی آئے ہوئے ہیں۔ کل انہوں نے ڈھاکہ سے کراچی پہونچنے پر اخبار نویسوں کو بتایا کہ میں ڈھاکہ واپس پہونچکر چھ یا سات مزید وزیروں کو اپنی کابینہ میں شامل کروں گا۔ ابھی میں نے ان نئے وزیروں کا انتخاب نہیں کیا ہے۔

مبلغ سیرالیون چوہدری محمود احمد صاحب شاہد کی علالت اور درخواست دعا

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب شاہد مبلغ سیرالیون کے متعلق بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ وہ سخت بیمار ہیں۔ اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ شاہد صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (وکالت تبشیر)

بھارت کے لئے ۹ ہزار ٹن مفت گندم

کینبرا۔ ۴ اکتوبر۔ آسٹریلیا کے قائمقام وزیر خارجہ سر فلپ میک برج نے ایک بیان میں کہا کہ آسٹریلیا بھارت کے لئے ۹ ہزار ٹن گندم بطور تحفہ دے گا۔ تاکہ وہ اپنی غذائی مشکلات پر قابو پا سکے۔

الجزائر کے لئے پانچ سالہ منصوبے کا اعلان

پیرس ۴ اکتوبر۔ فرانسیسی وزیر اعظم جنرل ڈیگال نے الجزائر کے لئے پانچ سالہ منصوبے کا اعلان کیا ہے۔ اس کے تحت الجزائریوں کو سرکاری ملازمتوں میں اور زیادہ نمائندگی دی جائے گی۔ اور انہیں مزید سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔ دو ماہ کے اندر اندر وہاں عام انتخابات کرائے جائیں گے۔ اور جو تہائی نمائندے مسلمان ہونگے

لبنان سے امریکی فوجوں کی واپسی کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا

بیروت ۴ اکتوبر۔ لبنان کے وزیر اعظم رشید کرامی نے بتایا ہے کہ لبنان سے امریکی فوجوں کی واپسی کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ کل قاہرہ ریڈیو نے اس سمجھوتے کا ذکر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اس سمجھوتے سے لبنان میں حالات کو بہتر بنانے میں بہت مدد ملے گی۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء

دیدہ دانستہ غلط بیانیاں

(۱)

پچھلے دنوں بعض اخبارات نے سمن آباد کی اراضی کے متعلق جماعت احمدیہ کے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خلاف سراسر جھوٹی خبریں شائع کی تھیں۔ آخر حکومت نے ایک اعلان کے ذریعہ ان خود تراشیدہ خبروں کی تہا تت وضاحت سے تردید کی۔ جس کو بعض اخبارات نے شائع کیا۔ لیکن افسوس دینی کہلانے والی جماعتوں نے نہ صرف یہ کہ حکومت کے تردیدی اعلان کو جس سے ان کی تلبیس پر روشنی پڑتی تھی شائع نہیں کیا۔ بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ابھی تک اس اعلان کے علی الرغم جھوٹی خبروں کو تشہیر دے کر اشتعال انگیزی کی جا رہی ہے۔ چنانچہ مودودی اخبار تسنیم نے اپنی ایک حالیہ اشاعت میں ایک مکتوب اسی جھوٹی خبر کی بناء پر اشتعال انگیزی پر مشتمل شائع کیا ہے۔ اسی طرح بعض دوسری دیندار جماعتوں نے بھی اپنی اسلام پسندی اور دینداری کا ثبوت اسی طرح دیا ہے:

حال ہی میں ایک احراری اخبار ہفت روزہ ساربان نے اپنی اشاعت ۲۵/۹/۵۶ میں اسی افتراء کا اعادہ کیا ہے۔ جو تمام کا تمام اسی قسم کے جھوٹوں پر مشتمل ہے اور جس سے اس کی غرض محض جماعت احمدیہ اور اس کے امام کے خلاف اشتعال انگیزی کے سوا کچھ نہیں چنانچہ وہ رقمطراز ہے:۔

"ٹرسٹ نے اسّی کنال کے ان اسّی پلاٹوں کی منظوری دے دی۔ جہاں نصف نصف کنال کے مکان بنائے جائیں گے مرزا صاحب سے صرف پندرہ پندرہ سو روپے ڈویلپمنٹ چارجز وصول کئے ہیں واضح رہے سمن آباد میں ویسے اسی اراضی کی قیمت چار ہزار روپے فی کنال ہے۔ ٹرسٹ کی اس غلط بخشی کے خلاف جب اخبارات۔ مذہبی اور سیاسی جماعتوں کی طرف سے احتجاج شدید صورت اختیار کر گیا تو ٹرسٹ نے ارباب اختیار کے مشورہ کے مطابق اپنی پوزیشن واضح کرتے ہوئے کہا کہ مرزا محمود اور فتح محمد سیال کے نام سمن آباد میں جو زمین الاٹ کی گئی ہے کوئی انوکھا یا خلاف معمول واقعہ نہیں ہے۔ بلکہ حکومت کی پالیسی کے عین مطابق ہے۔

اصل سوال صرف یہ نہیں تھا کہ مرزا محمود یا فتح محمد سیال نامی کسی دوسرے مرزائی کو جو زمین الاٹ کی گئی ہے وہ حکومت کی پالیسی کے مطابق ہے یا نہیں؟ اور اس کی جو قیمت وصول کی گئی ہے۔ وہ حسب قاعدہ ہے۔ یا کوئی خاص رعایت برتی گئی ہے۔؟ اصل سوال یہ تھا۔ کہ جب اسی علاقہ میں دوسرے لوگوں کے مکانات دو دو کنال بلکہ ایک ایک کنال اور آدھے آدھے کنال سے بھی کم ہیں۔ تو کسی فرد واحد کو اسّی کنال تک رقبہ دے دینا کہاں کا انصاف ہے"۔

(ہفت روزہ ساربان ۲۵ ستمبر)

خیر یہ سوال تو مسلمان عوام کے سوچنے کا ہے۔ کہ کیا یہ دیندار جماعتیں جو اپنے آپ کو دین کا ستون سمجھتی ہیں۔ اور دوسروں کو فاسق و فاجر یاد کر کے اپنی صالحیت کا ڈھنڈورا پیٹ پیٹ کر اقتدار پر قابض ہونے کے لئے انتخابات لڑنا چاہتی ہیں۔ کیا ایسی جماعتیں اسلام سے کوئی تعلق رکھتی بھی ہیں یا نہیں۔ لیکن ایک سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ کہ حکومت کو جماعت احمدیہ کی معصومی اقلیت کا ہی پرزور نہیں آتا۔ تو نہ سہی کیا اسے اپنے اعلان کی اس طرح توہین کا بھی کوئی پاس نہیں ہے؟

ارباب حکومت جانتے ہیں کہ ساربان نے جو کچھ لکھا ہے۔ اس کا حرف حرف غلط ہے۔ اور جو تردیدی اعلان حکومت نے شائع کیا ہے۔ نہ صرف عمداً اس کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ بلکہ اس کو توڑ مروڑ کر اشتعال انگیزی کے سانچوں میں ڈھالا گیا ہے۔

بظاہر شاید حکومت کو اس میں کوئی بڑی بات نظر نہ آتی ہو۔ اور سمجھتی ہو کہ ایسی غلط بیانیاں اس کا کیا بگاڑ سکتی ہیں۔ لیکن حکومت کو شاید یہ احساس نہیں۔ کہ ایسی غلط بیانیاں محض ملک میں فتنہ و فساد برپا کرنے کے لئے کی جا رہی ہیں۔ اور عمداً کی جا رہی ہیں جس سے مضبوط سے مضبوط حکومت کی بھی بیخ و بن زمین سے اکھڑ جاتی ہے:

(۲)

سمن آباد کی اراضی کے متعلق خود حکومت کے اعلان سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ اور مکرم فتح محمد صاحب سیال کے ساتھ رعایت تو کجا نسبتاً بے انصافی کی گئی ہے۔ اور یہ دیندار جماعتیں جو کذب طرازی کر رہی ہیں۔ اس کو بھی حکومت اچھی طرح سمجھتی ہے۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ حکومت کے ارباب نظم و نسق بھی اس غلط بیانی کے مقاصد کو جانتے ہیں۔ لیکن شاید وہ یہ محسوس نہیں کر رہے کہ حکومت پسادوران پر ان لوگوں کا یہ براہ راست حملہ ہے۔ ایسی حالت میں ایک ایسے ملک میں جس کی صحافت مردہ ہو جس کے مذہبی لیڈر اپنی دینداری کی بنیاد جھوٹ پر رکھتے ہوں۔ ایک بیدار حکومت کا یہ فرض کتنا زیادہ ہو جاتا ہے۔ کہ وہ عوام کی ذہنیت کو ایسے زہروں سے محفوظ کرنے کے لئے سختی سے سخت اقدام کرے:

بے شک یہ ایک جمہوری ملک ہے۔ اور ہر ایک شخص کو اپنے خیالات ظاہر کرنے کا موقعہ ملنا چاہیئے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ عوام میں ایسا سفید جھوٹ بولا جائے جو نہ صرف دوسروں کے خلاف اشتعال انگیزی کی جائے بلکہ وہ جھوٹ حکومت کے صریح اعلان کے خلاف ہو۔ کوئی جمہوری سے جمہوری حکومت اس کو برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ اس کے صریح اعلانات کی اس طرح تکذیب و تضحیک کی جائے۔ اور نہ کوئی قوم ایسے دیندار لیڈروں کو برداشت کر سکتی ہے۔

(۳)

جماعت احمدیہ کے عقائد کے متعلق لال حسین اختر سے لے کر مودودی صاحب تک غلط بیانی کر کے عوام کو مشتعل کرنے کی کوشش کرتے چلے آتے ہیں جس کا نتیجہ ۱۹۵۳ء کے فسادات میں ظاہر ہو چکا ہے۔ اور اہل درد مسلمان جانتے ہیں کہ اس حادثہ فاجعہ نے پاکستان کو جمہوری دنیا میں کس قدر بدنام کیا ہے اور حکومت کو اس کو فرو کرنے کے لئے کتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا:

کسی کے عقائد کے متعلق جھوٹ بولنا تو شاید اتنا دشوار نہیں۔ کیونکہ عقائد کا معاملہ ذرا نازک ہوتا ہے۔ اگرچہ صالحیت کا ادعا کرنے والوں کے لئے ایسا کرنا بھی ان کی صالحیت کا پردہ چاک کر دیتا ہے۔ لیکن عوام کے لئے تو عقائد کی باریکیوں کو سمجھنا ذرا مشکل ہی ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے ملک میں بظاہر اسلام کی تجدید و احیاء کی خاطر تو بعض اہل علم حضرات صریح اور ثابت شدہ واقعات کے خلاف جھوٹ اس جرأت سے بول جاتے ہیں کہ ناطقہ سر بگریباں اور خامہ انگشت بدنداں ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اور انسان بے ساختہ پکار اٹھتا ہے کہ

"یا اللہ! کیا اسلام کو تونے اب ان لوگوں کے سہارے پر چھوڑ دیا ہے؟

(۴)

احراری اخبار "ساربان" نے اس مضمون میں جماعت احمدیہ اور امام جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیز جھوٹ بظاہر جس غرض کے لئے بولے ہیں۔ وہ اس مضمون سے یہ ظاہر ہوتی ہے کہ احرار اپنی قادیان میں متروکہ جائداد کا عوض لینا چاہتے ہیں۔ ہر سمجھدار انسان سمجھ سکتا ہے کہ اگر احرار کی کوئی جائداد قادیان میں رہ گئی ہے۔ تو وہ جھوٹ بول کر اپنا اعمال نامہ سیاہ کرنے کے بغیر بھی قواعد کے مطابق متروکہ جائداد کا عوض حاصل کر سکتے ہیں۔ اور انہیں بگلا پکڑنے کی کوئی خاص ترکیب کی ضرورت نہ تھی۔

ساری دنیا جانتی ہے کہ صدر انجمن احمدیہ نے ربوہ کی اراضی "قیمت" خریدی ہے۔ "تحفۃً" نہیں دی گئی۔ حالانکہ حکومت کو چاہیئے تھا کہ احمدی مہاجرین کو آبادکاری کے لئے مفت زمین دیتی مگر جماعت نے کسی کا احسان لینا برداشت نہیں کیا۔ اور نہ یہ اراضی رعایتاً دی گئی ہے:

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تبشیری پیشگوئیاں

غلبۂ اسلام کی آسمانی بشارتوں کا عملی ظہور

(۴)

بسلسلہ الفضل مؤرخہ ۴ اکتوبر ۱۹۵۸ء

(مسعود احمد دہلوی)

غلبۂ اسلام کی یہ پیشگوئی جس نے آسمانی فرشتوں کی تائید اور جماعتِ احمدیہ کی مساعی سے بتدریج پورا ہونا ہے۔ اس دن سے کہ جب حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ نے اس کا اعلان فرمایا۔ بتدریج پوری ہوتی چلی آ رہی ہے اور غلبۂ اسلام کے لئے برابر زمین ہموار ہو رہی ہے آج جبکہ اس پیشگوئی کے اعلان پر ستر سال گزر چکے ہیں۔ ساری دنیا کو تثلیث کے چنگل میں پھنسانے کے مسیحی خواب خوابِ پریشاں سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ باقی دنیا کو عیسائی بنانا تو در کنار عیسائی پادریوں کو خود اپنے گھر کی ہی فکر پڑی ہوئی ہے۔ اور انہیں یہ غم اندر ہی اندر کھائے جا رہا ہے۔ کہ اہلِ مغرب دن بدن عیسائیت سے بیزار ہو ہو کر اسلام کی طرف مائل ہوتے جا رہے ہیں۔ آسمانی فرشتوں کے ذریعہ رونما ہونیوالے اس انقلاب کی ایک جھلک یورپ و امریکہ سے شائع ہونیوالے لٹریچر میں دیکھی جا سکتی ہے۔

اہلِ مغرب کی عیسائیت سے بیزاری

آیئے اس کی ایک جھلک ہم آپ کو دکھاتے ہیں۔ اہل یورپ کی عیسائیت سے بیزاری کا حال خود یورپ کے نامور پادریوں کی زبانی سنیئے۔ ریورنڈ ایچ ایچ فارمر ایم اے۔ ڈی ڈی (گلاسگو) جو ۱۹۲۷ء میں ویسٹ منسٹر کالج کیمبرج میں مسیحی دینیات کے پروفیسر تھے۔ اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:-

"غالباً موجودہ صورتِ حال کا سب سے پریشان کن پہلو یہ ہے کہ عیسائیت کے بنیادی عقائد میں ابتدائی یقین ابھارنے کی صلاحیت قریب قریب ختم ہوتی جا رہی ہے اور وہ ذہن کیساتھ "برقی رابطہ" پیدا کرنے میں ناکام ثابت ہو رہے ہیں"۔

(ملاحظہ ہو کتاب "Has The Church Failed" مرتبہ جیمز مارچنٹ صفحہ ۱۱ مطبوعہ ۱۹۲۷ء)

اسی طرح سینٹ جانز کالج آکسفورڈ اور "دی موڈرن چرچ مینز یونین لنڈن" کے صدر سر سائیرل نارووڈ ایم اے ڈی لٹ اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ یورپی عوام پر سے عیسائیت کا اثر کس حد تک زائل ہو چکا ہے تحریر کرتے ہیں:-

"کلبوں اور مختلف جائے ہائے اجتماع میں جہاں عوام الناس باہم مل بیٹھتے ہیں۔ اور جہاں انہیں نجی طور پر گفتگو کرنے کی پوری آزادی ہوتی ہے لوگ بالعموم یہ کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں کہ عیسائیت اب آخری دموں پر ہے۔ یہی نہیں بعض لوگ آپ کو اس بات پر بھی مصر نظر آئیں گے کہ عیسائیت مر نہیں رہی۔ بلکہ مر چکی ہے"۔

(ایضاً صفحہ ۱۲۳)

آگے چل کر سر سائیرل نے عوام الناس کی عیسائیت سے بے رغبتی کا نقشہ کھینچنے کے بعد چرچ کو ان الفاظ میں خبردار کیا ہے:-

"یہ امر ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یورپ اور امریکہ کی عورتوں اور مردوں کا ایک بڑا حصہ اب عیسائی نہیں رہا۔ بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا۔ کہ ان دونوں ملکوں کے باشندوں کی اکثریت اب اسی زمرے میں شامل ہے"۔

(ایضاً صفحہ ۱۲۵)

اسلام میں اہلِ مغرب کی بڑھتی ہوئی دلچسپی

یہ تو ہے موجودہ زمانہ میں اہلِ مغرب کی عیسائیت سے بے رغبتی اور بیزاری کا حال۔ رہا ان کا اسلام کی طرف میلان سو یہ اسی میلان کا ایک بیّن ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجے میں نہ صرف یورپین لوگ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں بلکہ یورپ کے ان نومسلموں میں اسلامی صداقتیں اس حد تک گھر کر چکی ہیں کہ وہ اسلام کی خاطر پورے انشراح اور دلی ذوق کے ساتھ ہر قسم کی مالی قربانیوں میں بھی حصہ لے رہے ہیں۔ اور ان میں سے بعض اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر کے دنیا کے مختلف علاقوں میں باقاعدہ مبلغین اسلام کی حیثیت سے فریضۂ تبلیغ بھی ادا کرنے میں مصروف ہیں۔ یہ ایک عظیم الشان انقلاب ہے کہ آج ان لوگوں کی اولادیں جنہوں نے اسلام کو بدنام کرنے میں اپنی طرف سے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ رفتہ رفتہ اسلام کی آغوش میں آ رہی ہیں اور وہ اس امر پر نازاں ہیں کہ انہیں بھی اسلام کے خدمتگذاروں میں شمولیت کا شرف حاصل ہے۔

پھر اسلام میں اہلِ مغرب کی بڑھتی ہوئی دلچسپی اور ایک گونہ لگاؤ کا اندازہ اسلام پر شائع ہونیوالے اس لٹریچر سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ جو آج کل وہاں یورپی مستشرقین کی طرف سے شائع کیا جا رہا ہے۔ اب وہاں کے اہل علم حضرات میں مستشرقین کا ایک ایسا طبقہ موجود ہے جس نے یہ امر محسوس کر لیا ہے کہ یورپ میں آج تک اسلام کے ساتھ سخت ناانصافی برتی جاتی رہی ہے اور عمداً تاریخی حقائق کو مسخ کر کے اس طور پر پیش کیا جاتا رہا ہے کہ جس سے ہادیٔ اسلامؐ کی سخت توہین لازم آتی ہے۔ ایسے مستشرقین اب اسلام کی لازوال خوبیوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ اور دنیائے انسانیت پر آپ کے احسانات کا کھلے دل سے اعتراف کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے اس ضمن میں مشہور امریکی پادری مسٹر کینتھ اے کریگ کی کتاب The Call of The Minaret، مسٹر منٹگمری واٹ کی کتب Mohammad at Mecca اور Mohammad at Madina اور اطالوی مستشرق خاتون مس واگلیئیری کی کتاب An Interpretation of Islam اور مسٹر روتھ کرنسٹن کی کتاب World Faith خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ پھر جس سرزمین میں پہلے اسلام اور ہادیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف دن رات نت نئے الزام اور عجیب وغریب اتہام تراشے جاتے تھے آج وہاں کے لوگ خود "یوم اسلام" منا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خراج عقیدت پیش کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے۔

مستشرقین کے نقطۂ نظر اور اندازِ فکر میں یہ انقلاب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مذکورہ بالا پیشگوئیوں کے بعد ہی رونما ہوا ہے۔ ورنہ آپ کی بعثت اور اس کے معاً بعد کے زمانہ تک پادریوں اور مستشرقین کے دلی عناد اور تعصب کا یہ حال تھا کہ جب ۱۸۹۴ء کی مشنری کانفرنس منعقدہ لنڈن میں مسٹر باسورتھ سمتھ نے اپنی تقریر میں اس امر پر روشنی ڈالی کہ ہمیں اسلام کے خلاف اندھے تعصب کو خیرباد کہہ دینا چاہیئے تو پادریوں میں اضطراب کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اور بعض نے تو اسی کانفرنس میں اسلام کے خلاف وہ زہر اگلا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں ایسی گستاخی کی کہ شرافت سر پیٹ کر رہ گئی۔ اس ضمن میں مذکورہ مشنری کانفرنس کی مطبوعہ ضخیم سرکاری رپورٹ کا صفحہ ۵۴۳ خاص طور پر پڑھنے کے قابل ہے اس سے بآسانی اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ انیسویں صدی کے اواخر تک یورپ میں اسلام کے خلاف کس قدر بغض و عناد پایا جاتا تھا حتیٰ کہ وہ خود اپنے ہی آدمی کی زبانی اسلام کے حق میں کوئی ایک کلمۂ خیر بھی سننے کے لئے تیار نہ تھے لیکن جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور خدا تعالیٰ کے آسمانی فرشتوں کی نمایاں تاثیرات کے نتیجہ میں اب وہ حالت بدل چکی ہے اور وہاں ایک ایسا طبقہ پیدا ہو چکا ہے جو اسلام کا ہمدردی اور دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کرنے کی طرف مائل ہے۔

ایک واضح مثال

اکثر اہل یورپ کے مزاج میں اس تبدیلی کا صحیح احساس دلانے کے لئے ذیل میں ہم مسٹر روتھ کرنسٹن کی کتاب "ورلڈ فیتھ" کے بعض اقتباسات یہاں نقل کرتے ہیں۔ لیکن یہ اقتباسات پیش کرنے سے قبل ضروری معلوم ہوتا ہے کہ پہلے آج سے کئی سو سال قبل کی ایک کتاب "دی لائف آف محمد"، مصنفہ ہمفرے پریڈیاکس ڈی۔

(Humphrey Prideaux D.D.) کا ایک اقتباس درج کر دیا جائے تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس وقت اہل یورپ اسلام کے خلاف کس قدر تعصب میں مبتلا تھے اور کس قدر دیدہ دلیری سے تاریخی حقائق کو مسخ کر کے وہ اسلام کے خلاف زہر اگل رہے تھے ہمفرے پریڈ یاکس نے یہ کتاب ۱۶۹۷ء میں لکھی تھی اس کے بعد دو سو سال کے عرصہ میں اس کتاب کے متعدد ایڈیشن شائع ہوئے اور اسے زیادہ سے زیادہ وسیع پیمانے پر پھیلانے کی کوشش کی جاتی رہی۔ یہ دشمن اسلام اپنی اس کتاب کے صفحہ ۶۲ پر مکہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"عرب کا یہ جھٹلا آخر اس مقصد کے حصول میں کامیاب ہو گیا۔ جس کے لئے وہ عرصہ دراز سے کوشاں تھا اور وہ یہ کہ ایک پورا شہر اس کے تابع فرمان ہو جہاں وہ اطمینان سے اپنے ساتھیوں پر حکمرانی کر سکے اور انہیں ہتھیاروں سے لیس کر کے آئندہ کی جد و جہد کے لئے تیار کر سکے۔ اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد اس نے اپنے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اب ایک نئے مرحلہ میں قدم رکھا اس سے پہلے وہ تیرہ سال تک اپنے مذہب کی وعظ و نصیحت کے ذریعے تبلیغ کرتا رہا تھا۔ اور اب وہ زندگی کے باقی دس سالوں میں تلوار ہاتھ میں لے کر اس کی خاطر جنگ کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ مکہ میں عرصہ دراز تک اسے سوالوں اور اعتراضوں کی بوچھاڑ اور بحث و مباحثہ کے ذریعہ پریشان کیا جاتا رہا تھا جس کی وجہ سے وہ اکثر تضحیک و تمسخر کی تاب نہ لا کر تنگ آ جاتا تھا۔ اور اسے سخت ذلت اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ اس طریق کار سے نفرت کے باعث اس نے آئندہ کے لئے اپنے مذہب کے بارے میں ہر قسم کے بحث و مباحثہ کی ممانعت کر دی اور اس امر کا پورا اطمینان حاصل کرنے کے لئے کہ آئندہ بحث و تمحیص کی طرح نہ پڑے اس نے یہ لازمی قرار دے دیا کہ جو شخص بھی اس کے اعتقادات کی تردید کرے یا ان کی مخالفت پر کمربستہ ہو اسے موت سے کم کوئی سزا نہ دی جائے اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا آئندہ میرے مذہب کی تبلیغ بحث و مباحثہ کے ذریعے نہیں بلکہ جنگ کے ذریعہ ہو گی۔ چنانچہ اس نے انہیں حکم دیدیا کہ وہ اپنے آپ کو مسلح کریں اور ان سب کو تلوار کے ذریعہ موت کے گھاٹ اتار دیں۔ جو نئے مذہب کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہوں"۔

(لائف آف محمد۔ از ہمفرے پریڈیاکس ص ۶۲ ایڈیشن دہم مطبوعہ لندن ۱۸۰۸ء)

یہ اقتباس افتراء پردازی اور کذب بیانی کا ایک شاہکار ہے اس میں حقائق کو بگاڑنے اور جھوٹے الزام تراشنے کی ایسی مکروہ کوشش کی گئی ہے کہ مصنف نے خود اپنے ہی ہاتھوں اپنی شرافت اور انسانیت کا جنازہ نکال دیا ہے اب اس کے بالمقابل ذرا زمانہ حال کے ایک مستشرق کی رائے ملاحظہ ہو۔ مسٹر (Ruth Cranston) روتھ کرنسٹن لکھتے ہیں:۔

"وہ مذہب جو سراسر محبت و رافت اور رحم و شفقت پر مبنی تھا عملی زندگی میں ظلم و تشدد کے ساتھ کیسے ہم آہنگی اختیار کر سکتا تھا؟

پھر بہت سی خونریز لڑائیوں اور اس قسم کے جنگی نعروں کہ "کافروں کو قتل کرو" کی اصل حقیقت کیا ہے؟

بیشک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جنگ کرنے اور کافروں کے کلی استیصال کی تعلیم دینے کا الزام لگایا جاتا ہے۔ لیکن ہمارا یہ فرض ہے کہ جب ہم کسی شخص کے اقوال کا حوالہ دیں تو ہم اس کے اصل الفاظ کو پوری صحت کے ساتھ پیش کریں۔ قطع نظر اس سے کہ بعد میں آنے والے مسلمانوں نے کیا کہا اور کیا کچھ کیا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ابتداء میں جو کچھ کہا وہ یہ تھا کہ کافروں کو قتل کرو۔ لیکن اس صورت میں کہ وہ تم پر حملہ آور ہوں اور تمہیں اپنے مذہب پر عمل کرنے نہ دیں (اور یہ صورت حال مسلمانوں کے لئے روزانہ کا معمول بنی ہوئی تھی)۔۔۔۔ اور اگر وہ تمہاری مخالفت سے باز آ جائیں تو جو قصور ان سے پہلے سرزد ہو چکا ہے۔ وہ انہیں معاف کر دیا جائیگا لیکن اگر وہ تم پر حملہ کرنے کے لئے لوٹ آئیں تو پھر ان پر بھی ایسا ہی حملہ کرنا واجب ہوگا پس ان کے ساتھ لڑو یہاں تک کہ وہ بت پرستی کے حق میں تمہاری مخالفت سے باز آ جائیں اور دین سب کا سب اللہ تعالےٰ کے لئے ہو جائے

محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے اپنے پیروؤں کو تعلیم دی کہ لوگوں کو اللہ کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی اچھی نصیحتوں کے ذریعے بلاؤ نیز یہ کہ اگر تم کسی سے بدلہ لو تو اسی حد تک ہی بدلہ لو جس حد تک تمہارے ساتھ برائی کی گئی ہے۔ لیکن اگر تم کسی دوسرے کی زیادتی پر صبر کرو گے۔ تو یہ امر صبر کرنے والے کے لئے بہتر ہے۔

اس کے باوجود لوگ کہتے ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خود بھی لڑائیاں لڑیں اور ان کے پیروؤں نے بھی بہت سی خونریز جنگیں کیں اور یہ کہ مسلمانوں کو تاریخ میں مذہبی دیوانوں اور ظالم و متشدد قوم کے طور پر ہی یاد کیا جاتا رہا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جنگ اور خونریزی کا خود کبھی کوئی موقع بہم نہیں پہنچایا ہر جنگ جو انہیں لڑنی پڑی وہ خود حفاظتی کے خاطر تھی وہ لڑے تو محض اس لئے کہ خود زندہ رہ سکیں اور پھر لڑے بھی انہی ہتھیاروں سے اور اسی طریق کے مطابق جو اس زمانہ میں رائج تھا"

("ورلڈ فیتھ" ص ۱۵۴، ۱۵۵)

کجا پریڈیاکس کی وہ بکواس اور کجا مسٹر روتھ کرنسٹن کا یہ حقیقت افروز بیان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے یہ دونوں تحریریں جو ایک دوسرے کی ضد ہیں اس امر پر گواہ ہیں کہ اسلام کے خلاف وہ اندھا تعصب جو پہلے یورپ میں پھیلا ہوا تھا اب دور ہوتا جا رہا ہے اور اس کی بجائے حقیقت پسندی رفتہ رفتہ غالب آتی جا رہی ہے اور اس طرح آہستہ آہستہ دنیا میں غلبۂ اسلام کی راہ ہموار ہو رہی ہے۔ یہ تو ہم نے طوالت کے ڈر کی وجہ سے صرف ایک مثال پیش کی ہے۔ ورنہ یورپ سے شائع ہونے والے جدید لٹریچر میں سے ایسی اور بہت سی مثالیں پیش کی جا سکتی ہے اور ہر مسئلہ کے بارہ میں پیش کی جا سکتی ہیں۔ کیا ان بدلے ہوئے حالات میں کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت بانی سلسلۂ احمدیہ نے جو یہ خبر دی تھی کہ عنقریب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے جو دلوں کو حق کی طرف پھیر دیں گی اور حق کی طرف دلوں کی یہ جنبش معمول سے کہیں بڑھ کر ہو گی —— پوری نہیں ہوئی؟ یقیناً آج ہم اس بشارت کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں اور یقیناً جس طرح یہ بشارت پوری ہوئی وہ وقت بھی آئے گا کہ جب حسب پیشگوئی روئے زمین پر بجز اسلام کے اور کوئی مذہب نہ ہو گا اور نہ بجز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی رسول۔ خدائی تقدیر حرکت میں آ چکی ہے اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ اور افریقہ کے وسیع علاقے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی آسمانی بادشاہت کے لئے تیار ہو رہے ہیں اور یہ سب تبدیلیاں گواہی دے رہی ہیں کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام خدا کے سچے فرستادہ اور اس کے برحق مامور ہیں۔ آپ پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص اسلام کی اس نشأۃ ثانیہ میں حصہ دار نہیں بن سکتا کہ جس کا ظہور خاص آپ کے اور آپ کی قائم کردہ جماعت کے ساتھ وابستہ ہے۔

حرفِ آخر

ہم نے اس مضمون میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبشیری پیشگوئیوں کی صرف ایک جھلک ہی پیش کی ہے ورنہ آپ نے آنیوالے انقلابات کے متعلق اس کثرت اور تفصیل کے ساتھ پیشگوئیاں فرمائی ہیں کہ جن کو پڑھ کر اور موجودہ زمانے میں ان کے ظہور کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر کے انسان پر ایک وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اور ایمان کو ایک ایسی جلا میسر آتی ہے کہ جس کی کیفیات کا بیان انسانی طاقت سے بالا ہے۔ خدا تعالےٰ لوگوں کو ان پیشگوئیوں پر غور کرنے اور جس صداقت کی طرف یہ رہنمائی کرتی ہیں اسے قبول کرنے کی توفیق عطا کرے تا وہ بھی غلبہ اسلام کی آسمانی مہم میں شریک ہو کر ان انعامات کے وارث بن سکیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے اس آخری دور کے مجاہدین اسلام کے لئے مقدر کر رکھے ہیں۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

کراچی کا حادثۂ تانگہ اور درخواستِ دعا

از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل احمد نگروی

کراچی کے حادثۂ تانگہ کے متعلق احباب کی آگاہی کے لئے ذرا تفصیل عرض کی جاتی ہے تا دعا کی زیادہ تحریک ہو سکے مورخہ ۶ ستمبر کو مکرم چوہدری محمد اسرائیل صاحب سپرنٹنڈنٹ نے ناشتہ کی دعوت دی۔ مکرم مولوی عبد المالک صاحب مکرم مرزا محمد لطیف صاحب اور خاکسار پہنچے۔ واپسی مکرم چوہدری صاحب کے ذاتی تانگہ پر ہوئی۔ تانگہ کے اگلے حصہ میں مولوی عبد المالک اور خاکسار تھے اور ہمارے درمیان چوہدری صاحب کا چھوٹا بچہ تھا۔ پچھلے حصہ پر مرزا محمد لطیف صاحب اور چوہدری صاحب کی بچی تھی۔ اترائی میں تانگہ ڈرائیور کو شبہ ہوا کہ گھوڑا بائیں جانب کھڈ کی طرف جانے لگا ہے تو اس نے زور سے اسے دائیں طرف موڑا۔ دائیں طرف سامنے ایک بڑا پتھر تھا تانگہ کا دایاں پہیہ اس پتھر پر چڑھ گیا اور اسے روکا نہ جا سکا چنانچہ تانگہ بائیں طرف الٹ گیا پچھلی سواریاں ذرا فاصلے پر گرنے کے باعث محفوظ رہیں۔ مولوی عبد المالک صاحب کو بھی ذرا سا چوٹ لگی۔ بچے دائیں بازو سے چوہدری صاحب کے بچے کو رکھا تھا اور تانگہ اسی طرف الٹا تھا۔ جس طرف میں بیٹھا تھا اسلئے میری بائیں ٹانگ، بازو اور چھاتی کا بایاں حصہ نیچے آ گیا۔ بازو کا زخم اچھا ہو چکا ہے۔ ٹانگ کا بھی مندمل ہو رہا ہے۔ پسلیوں کی تکلیف ابھی باقی ہے۔ دو پسلیاں ٹوٹ گئی ہیں بفضلہ تعالےٰ کا خاص کہ جان بچ گئی۔ واحمد صد شکر۔

حضرت سیدہ ام ناصر رضی اللہ عنہا کی یاد میں

(از محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمد الدین صاحب سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

جب میں پہلے پہل قادیان غالباً ۱۹۱۹ء یا ۱۹۲۰ء میں آئی تو میری کسی سے بھی قادیان میں واقفیت نہ تھی دار حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں حضرت ام ناصرؓ اور خاندان مسیح موعود علیہ السلام کی دیگر خواتین مبارکہ سے ملاقات ہوئی - اسی روز سے مجھے حضرت سیدہ ام ناصرؓ سے محبت ہو گئی - میرا چھوٹا بچہ حضورؓ کے ہی روز ہوئے فوت ہوا تھا - جس کی وجہ سے میں اکثر اداس اور غمگین رہا کرتی تھی - میرے بڑے بچے سکول چلے جاتے اور میں آپ کے پاس آ جاتی - میرے ساتھ آپ نہایت ہی محبت اور پیار پیش آتیں اور مجھے تسلی دیتیں جس سے میرا غم غلط ہو جاتا - مجھے باتوں میں مشغول رکھتیں اس طرح میرا دل دوسری طرف لگ جاتا - اگر کبھی دو چار روز آپ کے پاس گئے بغیر گذرتے تو ضرور کہلوا بھیجتیں کہ کیوں نہیں آئی؟

ایک روز آپ نے فرمایا "میرے ساتھ سیر کو جایا کرو" - میں نے عرض کیا اس سے بڑھ کر میری اور کیا خوش قسمتی ہو سکتی ہے - اور میں اکثر آپ کے ہمراہ سیر کے لئے جایا کرتی تھی - راستہ میں نہ مجھے بہت ہی نصائح اور مفید مشورے دیا کرتی تھیں میرے خاوند منشی محمد الدین صاحب (ریٹائرڈ) مختار عام صدر انجمن احمدیہ) کی تنخواہ بہت کم تھی - ہماری مالی حالت کافی کمزور تھی آپ میرا ہر طرح بہت خیال رکھا کرتی تھیں اور اکثر اوقات مختلف رنگوں میں آپ میری مدد فرماتی تھیں - جزاھا اللہ احسن الجزاء

ایک دفعہ آپ کشمیر جانے لگیں تو بہت سے لوگوں نے کہا کہ مکان ہمیں دیتی جائیں - مگر آپ نے یہی فرمایا کہ منشی صاحب کا مکان بہت تنگ ہے اور انہیں تکلیف ہے میں یہ مکان ان کو ہی دے کر جاؤں گی چنانچہ جاتی دفعہ اپنا مکان جو دار مسیح میں شامل ہے ہمیں دے گئیں - گھر کی ہر چیز میرے حوالہ کر گئیں - جب واپس تشریف لائیں تو اپنے گھر کی ہر چیز کو صاف ستھری پا کر بہت ہی خوشی کا اظہار فرمایا -

جب میں نے اپنے بڑے لڑکے شیخ مبارک احمد رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کی زندگی وقف کی تو حضرت سیدہ ام ناصرؓ بہت ہی خوش ہوئیں - اور فرمایا تم ابھی تھوڑی سی مدت سے احمدی ہوئی ہو تم نے بہت بڑی قربانی کی ہے - اس کا اجر اور ثواب تمہیں کو حاصل ہوگا - اظہار خوشی کے ساتھ ساتھ دعا بھی دی اور آخر وقت تک دعا دیتی رہیں - جب ہم اپنے لڑکے شیخ مبارک احمد کی شادی کے لئے کما لیہ گئے تو واپسی آپ نے ہم سب گھر کے افراد کے کھانے کا انتظام نہایت ہی اعلیٰ پیمانے پر کیا ہوا تھا میرے سب بچوں - لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیوں کے موقعہ پہ آپ نے تحفے دیئے - اور حقیقی بہنوں کی طرح مدد فرمائی - میری بہوؤں کو اپنی بہوؤں کی طرح اپنی موٹر میں بٹھا کر لائیں - انہیں دیکھ کر بہت مسرور ہوئیں اور اسلامی تحائف سے نوازیں -

جب کبھی میرے خاوند قادیان سے سلسلہ کے کاموں کے لئے باہر جاتے تو ان دنوں آپ خصوصیت سے ہمارا بہت خیال رکھا کرتی تھیں اور اگر کسی چیز کی ضرورت ہوتی تو از راہ احسان اس کا انتظام کروا دیتیں - ہر عید پہ میرے ہاں میرے بچوں کے لئے عیدی بھجوایا کرتی تھیں - میں بھی حسب توفیق آپ کی خدمت میں اکثر تحفے لے جایا کرتی تھی جو باوجود معمولی ہونے کے آپ نہایت ہی خندہ پیشانی اور خوشی خوشی قبول فرماتی تھیں - جب کبھی آپ کے ہاں جاتی اگر کھانے کا وقت آ جاتا تو اپنے ساتھ ضرور کھانا کھلاتیں - اور اگر چائے کا وقت ہوتا تو اپنے ہاتھ سے نہایت شفقت سے چائے بنا کر اور پلا کر رخصت کرتی تھیں - جب بھی میرے بیٹے اور بہوئیں اور بیٹیاں میرے ہاں آتے سب کا حال تفصیل سے دریافت فرماتیں اور سب کے لئے دعا فرمایا کرتیں - میرا بیٹا مبارک احمد جب کبھی افریقہ میں بیمار ہوتا تو آپ از راہ مہربانی و شفقت اپنی قلم مبارک سے تیمارداری کا خط لکھتے ہوئے دعا دیتیں اور ساتھ ساتھ حضور پر نور سے بھی دعا کی درخواست کرتیں اور پھر خیریت کی خبر معلوم کر کے خوش ہوتیں - جب بھی میرا دل اداس ہوتا یا کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو آپ کے ہاں جاتی - آپ میری ہر طرح سے دلجوئی فرماتیں اور

میرے بچوں کی شادیوں میں بذات خود بڑی خوشی سے تشریف لاتیں - جہیز اور بری وغیرہ بڑے اشتیاق سے دیکھتیں اور خوشی کا

اظہار فرماتیں - اس کے علاوہ قیمتی اور مفید مشوروں سے مستفید فرماتیں - جب بھی میرے لڑکے باہر کے ممالک سے آتے میرے ہاں اگر خود کسی وقت تشریف نہ لا سکتیں تو مبارکباد کہلوا بھیجتیں اور مجھے اپنے ہاں بلوا لیتیں -

آپ بڑی ہی دیندار خاتون تھیں اور شریعت کی پابندی کا بہت خیال رکھتیں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین فرماتیں -

حضرت سیدہ مرحومہ پردہ کی بہت پابند تھیں - سیر کے لئے بھی تشریف لے جاتیں تو پوری پابندی سے ہر لحاظ سے مکمل پردہ ہوتا - اور کبھی ایک دفعہ بھی ایسا موقعہ نہیں ملا کہ آپ نے اس پابندی میں کسی قسم کی کمی دکھائی ہو - دعا ہے کہ اللہ نے جس طرح آپ کو اس دنیا کی زندگی میں خوشیاں دیکھنے کا موقعہ دیا اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر اگلے جہان میں بھی اللہ تعالیٰ آپ کو خوش و شادمان رکھے - آمین

محترم شیخ کریم بخش صاحب مرحوم

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ)

جیسا کہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے محترم شیخ کریم بخش صاحب ۹/۸/۵۸ء کو کوئٹہ میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون -

مرحوم ہماری جماعت کے مخلص اور مخیر وجودوں میں سے تھے - جماعت احمدیہ کوئٹہ میں آپ کافی عرصہ تک نائب امیر کے عہدہ پہ کام کرتے رہے - جب خاکسار کوئٹہ میں متعین تھا تو مرحوم کو زیادہ قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا - عمر ساٹھ سال کے قریب تھی - مگر جماعتی کاموں میں نوجوانوں سے زیادہ چستی انبساط اور بشاشت سے حصہ لیتے تھے - ان کے اس امتیازی وصف پر اکثر دوست رشک کرتے تھے -

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مرحوم کو والہانہ محبت اور عقیدت تھی - بزرگان سلسلہ کی عزت اور احترام کے جذبات آپ کے دل میں موجزن رہتے تھے - جن بزرگوں کا بھی کوئٹہ جانا ہوا ہے - میں نے ان کو مرحوم کے اخلاص اور اخلاق کا نہایت مداح پایا ہے -

پاکستان بننے سے پہلے کوئٹہ میں ہندو اور سکھ کثرت سے رہتے تھے - مرحوم کے تعلقات ان سے دوستانہ تھے - آپ انہیں بڑی دلیری سے تبلیغ حق کرتے -

میں نے دیکھا ہے مرحوم کے متعلق ان کے جذبات نہایت ادب اور احترام کے ہوتے تھے اور وہ آپ کی حق گوئی کے قائل تھے - تبلیغ احمدیت کے آپ شیدائی تھے - آپ کے تبلیغی جوش کا اثر آپ کی اولاد میں بھی پایا جاتا ہے - جو اپنے کاروبار میں مصروف ہونے کے باوجود تبلیغ احمدیت کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے -

سلسلہ کے لئے مالی قربانی کا قابل قدر نمونہ مرحوم میں پایا جاتا تھا - اور سلسلہ کی ہر تحریک میں حصہ لینا آپ کا معمول تھا -

مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے صالح اولاد عطا فرمائی ہے جو چار صاحبزادوں اور دو صاحبزادیوں پہ مشتمل ہے اور ہر ایک اپنے اپنے رنگ میں سلسلہ کی خدمت میں حصہ لیتا ہے آپ کے ایک صاحبزادے برادرم شیخ محمد حنیف صاحب ہیں جو سلسلہ کی خدمات بجا لانے میں نمایاں حیثیت کے مالک ہیں - آپ خدام الاحمدیہ کوئٹہ کے کامیاب قائد اور جماعت کوئٹہ کے جنرل سیکرٹری ہیں اور جماعتی کاموں میں ہر وقت مشغول رہتے ہیں -

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرما کر اعلیٰ علیین میں داخل کرے اور ان کی اولاد اور اعزہ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کو مرحوم کے نقش قدم پہ چلائے - آمین

سالانہ اجتماع کیلئے

رضاکارانہ خدمات

امسال خدام الاحمدیہ کا اجتماع ۲۴ تا ۲۶ اکتوبر ۵۸ء کو منعقد ہو رہا ہے - خدام بھائیوں میں سے جو نوجوان اس موقعہ پر نانبائی اور سقے وغیرہ کا کام رضاکارانہ طور پہ کرنا چاہیں وہ جلد از جلد اپنے ارادہ سے دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کو مطلع فرمائیں -

قائدین و عمائد حضرات اپنی اپنی مجلس میں اس کی پر زور تحریک کریں - بیرونی مجالس سے آنے والے رضاکاروں کا کرایہ آمد و رفت انشاء اللہ تعالیٰ مرکز کی طرف سے ادا کیا جائے گا - لیکن مرکز سے قبل از وقت خط و کتابت اور منظوری لازمی ہوگی -

شبیر احمد منتظم سپلائی سالانہ اجتماع
خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ

انصار اللہ کا چوتھا

سالانہ اجتماع

امتیازی خصوصیات کے ساتھ

۳۱ر اکتوبر اور یکم نومبر ۱۹۵۸ء کو انشاء اللہ ربوہ میں منعقد ہوگا

اس اجتماع کا متنوع اور گوناگوں پروگرام۔ قرآن مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے درس۔ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا معرفت سے لبریز خطاب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق و محبت میں ڈوبی ہوئی بزرگان سلسلہ اور صحابہ کرامؓ کی تقاریر اللہ تعالیٰ کے حضور پُر خشوع و خضوع دُعائیں خدا کے فضل سے سامعین کے تزکیۂ نفس کا باعث ہوتی ہیں۔ اس عظیم اجتماع میں شریک ہونیوالے اکثر احباب اپنے قلوب میں نمایاں تغیر اور زندگی میں واضح تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔

خود بھی اس میں شرکت کیلئے تشریف لائیے اور احباب کو بھی ہمراہ لائیے!

تا اس بابرکت اجتماع کی برکات سے مستفیض ہوں اور اپنی زندگی میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا کر کے اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کے جاذب ہوں۔

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

ملتان کا فلاحی مرکز اکتوبر کے آخر تک آباد ہو جائیگا

ساری تعمیر جنوری تک مکمل ہو جانے کی توقعات

ملتان ۳ ر اکتوبر۔ ملتان میں ویلفیئر ہوم کی تعمیر کا پہلا مرحلہ اسی ماہ اکتوبر کے آخر میں مکمل ہو جائے۔ اس میں ملتان اور منٹگمری اضلاع کے ایک ہزار محتاج اور معذور مردوں، عورتوں اور بچوں کو رکھا جائے گا۔ اس کی تعمیر پر سولہ لاکھ روپے خرچ کئے جا رہے ہیں۔

اس ادارے کی تعمیر کا پہلا مرحلہ مکمل ہو گیا تو یہاں پانچسو محتاجوں، بھکاریوں اور معذور یا ناکارہ افراد کو رکھا جائے گا۔ اس ادارے کی تعمیر پر جو خرچ ہو رہا ہے۔ اس میں صوبائی حکومت اور ملتان اور منٹگمری کے بلدیاتی ادارے برابر حصہ لے رہے ہیں۔

توقع ہے کہ اس ادارے کی تعمیر کا دوسرا مرحلہ اگلے سال جنوری میں مکمل ہو جائے گا اور اس وقت مزید پانچسو معذور اور ناکارہ افراد اور بھکاریوں کو یہاں رکھا جائے گا اس ویلفیئر ہوم میں جن لوگوں کو رکھا جائے گا۔ انہیں مختلف دستکاریوں کی تربیت دی جائے گی تاکہ وہ بھیک مانگنے اور دوسری غیر سماجی سرگرمیوں میں مصروف رہنے کی بجائے اپنے گزارے کے لئے خود سبیل پیدا کر لیا کریں

فارموسا کو کمیونسٹ تصرف میں لانے کے عزم کا اعادہ

پیکنگ ۳ ر اکتوبر۔ کمیونسٹ چین کی سرکاری خبر رساں ایجنسی نے یہ اطلاع شائع کی ہے کہ کل شام پیکنگ میں کمیونسٹ فوج کا بہت بڑا مظاہرہ ہوا۔ جس میں ملک کے عام باشندوں پر یہ تاثر ڈالنا مقصود تھا کہ یہ بالکل جدید آلات حرب سے مسلح فوج ہے جو امریکی جنگ پسندوں سے پوری طرح نپٹ سکتی ہے۔ یہ مظاہرہ کوئی ایک گھنٹے تک جاری رہا۔

اس خبر میں بتایا گیا ہے کہ اس پریڈ کا انتظام حکومت نے محض اس غرض سے کیا تاکہ لوگوں کو یہ یقین ہو جائے کہ کمیونسٹ چین کی فوج کے پاس بالکل جدید طرز کا ہر قسم کا سامان موجود ہے۔ اس موقع پر کمیونسٹ چین کے بمباروں اور جیٹ لڑاکا ہوائی جہازوں نے بھی زبردست مظاہرے کئے۔ اس کے بعد اس رضاکار فوج (ملیشیا) کی پریڈ ہوئی۔ جو حال ہی میں قائم ہوئی ہے ادھر ماسکو سے اطلاع آئی ہے کہ آج وہاں کمیونسٹ چین کی نویں سالگرہ کی تقریب پر اس کے سفیر نے کہا کہ کمیونسٹ چین اس امر کا بالکل پختہ عہد کر چکا ہے کہ وہ فارموسا اور اس کے قریبی جزائر پر ضرور قبضہ کرے گا۔ موصوف نے کہا جب سے وارسا میں امریکہ اور کمیونسٹ چین کے سفیروں کے درمیان بات چیت شروع ہوئی ہے۔ امریکہ نے فارموسا کے علاقوں میں اشتعال انگیز کارروائیاں شروع کر دی ہیں اس کے ساتھ ہی چیانگ کائی شیک کی فوجوں کو کمیونسٹ فوجوں کے خلاف استعمال کرنے کے لئے میزائل دئے جا رہے ہیں۔ اس سے ایٹمی جنگ کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ انہوں نے کہا لڑائی بند کرنے کے متعلق امریکی تجویز کا اصل مقصد یہ ہے کہ امریکہ کو فارموسا میں اپنی مزید فوجی قوت جمع کرنے کا موقع مل جائے۔ سفیر موصوف نے کہا روس نے میرے ملک کو جو امداد دی ہے۔ اس کے لئے ہم اسکے شکرگزار ہیں پچھلے دنوں مسٹر خروشیف نے کمیونسٹ چین میں جو دورہ کیا تھا۔ اس سے روس اور کمیونسٹ چین کی دوستی کو بڑی ~~تقویت ملی ہے۔~~

تقویت ملی ہے۔ ان دونوں ملکوں کے درمیان دوستی کا ثبوت دو مرتبہ کے اس انتباہ سے ملتا ہے۔ جو خروشیف نے امریکہ کو دیا۔

لاہور اور خانیوال کے درمیان نئی گاڑی

ملتان ۳ ر اکتوبر۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے حکام نے خانیوال اور لاہور کے درمیان ۹ اپ اور ۱۰ ڈاؤن شاہین ایکسپریس آج سے چلانی شروع کر دی ہے۔ آج کل لائلپور اور کراچی کے درمیان جو شاہین ایکسپریس چلتی ہے۔ یہ نئی گاڑی اس سے ملاپ کھایا کرے گی۔ یہ نئی گاڑیاں لاہور کے ان لوگوں کی سہولت کیلئے چلائی گئی ہیں جو شاہین ایکسپریس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے تھے۔ ملتان سے لاہور جانے کے لئے بھی اس نئی گاڑی سے کام لیا جا سکے گا۔

خروشیف سے برطانوی تنظیم کا احتجاج

لندن ۲ اکتوبر۔ ایٹمی اسلحہ کی بندش کی مہم کی جانب سے روسی وزیر اعظم مسٹر نکیتا خروشیف کو ایک مکتوب بھیجا گیا ہے جس میں ایٹمی اسلحہ کے تجربے از سر نو شروع کرنے کے متعلق روس کے فیصلے کے خلاف احتجاج کیا گیا ہے یہ مکتوب لندن میں روسی سفارت خانے کی معرفت بھیجا گیا ہے

اسلام کو نیم خواندہ پیشہ وروں کے ہاتھ میں چھوڑنا خطرناک ہے

تعلیم یافتہ نوجوانوں کا طبقہ جدید انداز میں اسلامیات کی تعلیم دینے کیلئے تیار کیا جائے

صدر مرزا کا پیغام

کراچی ۲۹ ستمبر۔ عید میلاد النبی کے موقعہ پر قوم کے نام ایک پیغام میں صدر مملکت میجر جنرل اسکندر مرزا نے کہا ہے کہ وقت کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ اسلام کی روح کو سائنس اور علم کی روشنی میں حیات نو بخشی جائے۔ صدر مملکت نے کہا ہے کہ ہمارے رسول اکرمؐ نے ہمیں سکھلایا ہے کہ زندگی کے مختلف پہلوؤں میں کس طرح توازن برقرار رکھا جا سکتا ہے اور صبر و ضبط کے ساتھ کس طرح ہم آہنگی قائم رکھی جا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح اسلام روحانی سکون کے ساتھ مشترک ہے جس کا فقدان عالمی مصائب و آلام کا اصل سبب ہے

صدر مملکت کے پیغام کا مکمل متن حسب ذیل ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ (خدا ان پر سلامتی کرے) کا یوم پیدائش نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کے لئے بلکہ ساری بنی نوع انسانوں کے لئے اہم ترین دن ہے۔ وہ محسن الخلق تھے اور ان کا پیغام اور زندگی دونوں انسانیت کے لئے ایک بیش بہا خزانہ ہے۔ خدا کا تصور، انسان اور زندگی اور اسلام کی بنیادی وحدانیت ہی رسول اکرمؐ کی زندگی کے مشعل راہ اصول تھے انہوں نے ہمیں سکھایا ہے کہ انسانی کردار کے مختلف پہلوؤں کے درمیان کس طرح توازن قائم رکھا جا سکتا ہے۔ . . . . اور ہم اپنے اختلافات کو کس طرح دور کر سکتے ہیں اور صبر و تحمل کے ساتھ کس طرح ہم آہنگی پیدا کر سکتے ہیں۔ اسلام اس طرح روحانی سکون کے ساتھ مشترک ہو گیا۔ اور مسلمانوں کو امت الوسط کہا گیا۔ روحانی سکون کا فقدان ہی زمانہ حال کے بہت سے مصائب و آلام کا اصل منبع ہے۔ وقت کی سب سے اہم ضرورت یہ ہے کہ اسلام کی روح کو علم اور سائنس کی روشنی میں حیات نو بخشی جائے۔ اس عظیم اور ترقی پسند مذہب کو نیم خواندہ پیشہ وروں کے ہاتھ میں چھوڑ دینا ایک خطرناک امر ہے۔ جو یا تو اسے زمانہ قدیم کے توہم پرستی کے باطل عقائد کے رنگ میں رنگ دیتے ہیں یا اس کو اقتدار حاصل کرنے کا ذریعہ بنا لیتے ہیں ہم آج اسلام کی جو حقیقی خدمت کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کا ایک گروہ تیار کیا جائے جو اسلامیات سے کماحقہ واقفیت رکھتا ہو۔ اور تلاش و جستجو و تحقیقات کی موجودہ سپرٹ سے بھی متاثر ہو۔ اور جو دنیا کو جدید انداز میں اسلامی نظریات و عقائد اور مسلم

سکھلانے کے لئے مبلغوں کی ایک نئی نسل کے ہراول دستہ کا کام دیں۔ جہاں تک انسانوں کے باہمی امور کا تعلق ہے ہم صبر و ضبط، خیر سگالی اور انصاف سے جیسا کہ رسول اکرم نے ہمیں سکھلایا ہے، ہم اسلام کی اس عظمت رفتہ کو پھر نئی زندگی بخش سکتے ہیں۔ نسلی و مذہبی طبقاتی امتیاز اور نفرت حضرت محمدؐ کی تعلیم کے منافی ہے اور ہمارے سماج یا سیاست میں اس کو کوئی دخل نہیں ہونا چاہئیے۔ آئیے ہم اس دن کو خلوص دل سے عبادت اور ان کے بنیادی اسلامی نظریات۔ صبر و ضبط انصاف اور خیر سگالی کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیں۔ (جنگ کراچی ۲۸ ستمبر)

ٹرین کے حادثہ میں ۸۰ مجروح

میلان (اٹلی) ۳ اکتوبر۔ میلان کے نواح میں ایک ٹرین ایک پہاڑی تودے سے ٹکرا گئی۔ جس سے چالیس افراد مجروح ہو گئے سات زخمیوں کی حالت نازک ہے۔ پہاڑی تودہ حالیہ بارشوں کے بعد ریلوے لائن پر گر گیا تھا۔ ٹرین نسبتاً کم رفتار سے جا رہی تھی۔ تاہم ٹرین کا انجینئر کم روشنی کے باعث پہاڑی تودے کو دیکھ نہ سکا۔ اس حادثہ سے بھاری مالی نقصان ہوا ہے۔

کشتی الٹنے سے بارہ افراد ڈوب گئے

ٹوکیو ۳ اکتوبر۔ مشرقی ٹوکیو کے وسط میں کل دریائے ٹونی میں ایک چھوٹی دخانی کشتی الٹ گئی جس سے کشتی پر سوار ۲۵ افراد میں سے چھ مرد اور چھ عورتیں ڈوب گئیں۔ باقی تیرہ افراد بچا لئے گئے۔

پاکستان کی تجارتی بحری اکاڈمی

چٹاگانگ ۳ ر اکتوبر۔ کل مسٹر عبد العلیم وزیر تعمیرات نے اس مقام کا معائنہ کیا جہاں پاکستان کی تجارتی بیڑے کی اکاڈمی تعمیر کی جائے گی۔ اس اکاڈمی میں ہر سال ستر نوجوان تربیت کے لئے داخل ہوا کریں گے۔

ڈھاکہ ۳ اکتوبر۔ کل مشرقی پاکستان میں قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے انتخابات کے سلسلہ میں آخری انتخابی فہرستیں شائع ہو گئیں۔

تمام سرکاری زمین کاشت کاروں میں تقسیم کردی جائے

صوبائی حکومتوں سے غذائی اور زرعی کونسل کی سفارش

لاہور ۴ر اکتوبر۔ پاکستان کی غذائی اور زرعی کونسل نے صوبائی حکومتوں سے درخواست کی ہے کہ ملک میں غلہ کی شدید قلت کے پیش نظر تمام سرکاری زمینیں آئندہ فصل ربیع کی کاشت کے لئے کاشتکاروں کو دے دی جائیں۔

غذائی اور زرعی کونسل کا ساتواں عام اجلاس کل یہاں ختم ہوگیا۔ کونسل نے تین سے پانچ سال تک کے لئے تیرہ سکیموں میں توسیع کی اور زرعی پیداوار جنگلات۔ افزائش حیوانات اور ماہی گیری سے متعلق ۲۳ نئی سکیمیں بھی منظور کیں۔ جن پر اٹھائیس لاکھ روپے خرچ ہوں گے ان میں سے بیس لاکھ روپے کونسل ادا کرے گی۔

مرکزی وزیر خوراک و زراعت میاں جعفر شاہ نے پاکستان میں سورج مکھی کی کاشت کو ترقی دینے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ اس کا تیل کھانا پکانے کے لئے استعمال کیا جائے تو وہ نہ صرف قوت بخش ہوتا ہے بلکہ صحت کے لئے بھی مضرت رساں نہیں ہوتا

میاں جعفر شاہ نے کہا کہ خشک اور نیم خشک علاقوں اور دریاؤں کے بند وغیرہ پر سورج مکھی کی کاشت کر کے ایک اضافی خوراک حاصل کی جاسکتی ہے . . . . .

. . . .

کانفرنس نے محسوس کیا کہ سورج مکھی کی کاشت کو ترقی دینے کے لئے اس کے مختلف پہلوؤں پر تحقیقات کی ضرورت ہے۔ اس لئے مرکزی وزیر خوراک سے درخواست کی گئی . .

. . . . کہ

وہ مرکزی حکومت سے اس مقصد کے لئے روپے کی منظوری دینے کی تحریک کریں۔

پرنس علی خاں کی تقریر

(بقیہ صفحہ اوّل)

پیدا ہو چکی ہے۔ چنانچہ اسی کے نتیجے میں وہاں جنگ بندی کی سرحد توڑنے کی تحریک اٹھ کھڑی ہوئی جسے روکنے میں حکومت پاکستان کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ پرنس علی خاں نے خبردار کیا کہ اگر اس مسئلہ کا کوئی منصفانہ حل فوراً تلاش نہ کیا گیا تو دنیا کی تمام چھوٹی اقوام کا اقوام متحدہ پر سے اعتماد اٹھ جائیگا انہوں نے امن برقرار رکھنے کے لئے اقوام متحدہ کی مستقل فوج قائم کرنے پر بھی خاص زور دیا اور کہا کہ اقوام متحدہ کی ہنگامی فوج نے جو کام سرانجام دیا ہے اس سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ اس طرز کی ایک مستقل فوج کا وجود نہایت ضروری ہے۔

درخواستہائے دعا

۱۔ حکیم سید آل احمد صاحب احمدی مہاجر پرسنائی مقیم راولپنڈی کا عارضہ ضیق النفس اور خفقان قلب بیمار ہیں احباب حکیم صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

چوہدری محمد شریف منیجر الفضل۔ ربوہ

۲۔ میری چھوٹی بچی ناصرہ پردین بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین رشید احمد چغتائی۔ ربوہ

لبنان میں فسادات دوبارہ شروع ہوگئے!

سابق صدر شمعون کی پارٹی نے امریکی سفیر کا مفاہمتی فارمولا مسترد کر دیا!

بیروت ۴ر اکتوبر۔ سابق صدر کمیل شمعون کی حامی پارٹی نے گزشتہ رات کے فسادات کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے بازاروں میں کئی کاروں میں آگ لگادی اور سڑکوں پر اندھیرا رکاوٹیں کھڑی کر دیں۔ گزشتہ رات کے فسادات میں ایک شخص ہلاک اور تین مجروح ہوئے تھے۔ کل جب پولیس نے امن قائم کرنے کے لئے مداخلت کی تو لڑائی شروع ہوگئی۔ جس میں سات اشخاص مجروح ہوئے

فسادیوں نے چار کاروں کو جلادیا اور پچاس کاروں کو نقصان پہنچایا۔ انہوں نے طرابلس الشام کی طرف جانے والی سڑک میں رکاوٹ کھڑی کرنے کے لئے تین ٹرکوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اطلاع ملی ہے کہ نہ صرف بیروت بلکہ طرابلس الشام میں بھی حکومت کے خلاف سخت مہم شروع کر دی گئی ہے۔ کل بیروت کے اس حصے میں پھر مکمل ہڑتال رہی جس میں سابق صدر شمعون کی پارٹی کا اثر ہے کل اس علاقے کی دکانیں صرف ایک گھنٹے کے لئے کھلیں تاکہ عوام اپنی ضرورت کی چیزیں خرید سکیں۔ سارا دن فسادی چھتوں پر کھڑے رہے۔ وہ وقتاً فوقتاً ہوا میں گولیاں چلا کر دکانداروں کو متنبہ کرتے رہے کہ اگر کسی نے دکان کھولی تو اسے گولی سے اڑا دیا جائیگا۔

معلوم ہوا ہے کہ امریکی سفیر نے رشید کرامی اور مسٹر شمعون کی پارٹی کے لیڈروں میں مصالحت کرانے کے لئے ایک فارمولا تیار کیا تھا لیکن جب انہوں نے یہ فارمولا سابق صدر کمیل شمعون کو پیش کیا تو انہوں نے کہا کہ اگر فارمولے پر عمل کیا گیا۔ تو میں ملک میں سخت بغاوت کرا دوں گا۔

ولادت

برادرم ملک محمد خان صاحب سپرنٹنڈنٹ ملٹری اکونٹس کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند مورخہ ۲۸ر ستمبر ۱۹۵۸ء کو عطا فرمایا ہے۔ نومولود ملک بہادر خان صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک 'خادم دین' احمدیت کا سچا خادم اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ملک سعادت احمد
ملک جی برادرز۔ گولبازار ربوہ

ہم سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری اور پتہ خوشخط لکھا کریں!
(مینجر الفضل)

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس	گیارھویں سروس	بارھویں سروس
از سرگودھا براستہ لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸½	۱۰	۱۰½	۱۱½	۱۳	۱۳½	۱۶
از لاہور براستہ سرگودھا	۳½	۴½	۵½	۷	۸½	۹½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶	
از گوجرانوالہ براستہ سرگودھا	[illegible]	۱۰½	۴½									
از سرگودھا براستہ گوجرانوالہ	۵	۱۰½	۱۵½									

نوٹ:۔ لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔
(جنرل منیجر)